ہیں، ان سے بقول خلیل احمد حامدی مرحوم: ''ارباب فقہ و اجتہاد اور اصحاب قانون و قضا کے سامنے نظام شریعت کو سمجھنے کے لیے اور دور اقبال کے فکری اور فقہی سرمائے سے آگاہ ہونے کے لیے نئے دروازے وا ہوں گے۔ یہ کتابیں اس اعتبار سے اہم ہیں کہ ان کے ذریعے علما، قانون، شریعت اور فقہ کے طالب علموں، وکلا اور مصنفین کے سامنے کچھ نئی فقہی تفاسیر آجائیں گی اور معاملات کے تفہیم اور فیصلوں میں نسبتاً آسانی ہوگی۔

یہ وضاحت ضروری ہے کہ عام قاری کے لیے اس کی افادیت محدود ہے۔ بہت سے مسائل پر حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی آرا فقہ حنفی سے مختلف ہیں بلکہ متعدد مسائل میں شیخین کے باہمی فقیہانہ نقطہ نظر میں بہت کچھ فرق ہے۔ اس اعتبار سے یہ مسئلہ غور طلب ہے کہ کسی خاص فقہ (مثلاً: حنفی جس پر برعظیم کے مسلمانوں کی اکثریت عامل ہے) کے پیروکاروں کے لیے ان کتابوں کی کیا اہمیت ہے؟ (بلکہ علمی و فقہی امور میں گہری نظر سے عاری، اصحاب کے لیے تو کچھ الجھاؤ کا خطرہ بھی ہے)۔ اس سے قطع نظر ان کتابوں کی اشاعت، اردو زبان کے علمی سرمائے میں قیمتی اضافے کی حیثیت رکھتی ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

سہ ماہی، ''**تحقیقات اسلامی**''، مدیر: سید جلال الدین عمری۔ ناشر: ادارہ تحقیق و تصنیف، پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ۔ صفحات ۱۲۰۔ زرسالانہ بیرون ملک انفرادی ۳۵۰ روپے۔ ادارے: ۵۰۰ روپے۔ پاکستان انفرادی ۱۵۰ روپے۔ ادارے ۲۰۰ روپے۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے ''ترجمان القرآن'' کے اجرا ''دارالاسلام'' کے قیام اور جماعت اسلامی کے آغاز سے جس دعوتی، علمی اور فکری تحریک کا آغاز کیا تھا علی گڑھ کا ادارہ تحقیق و تصنیف اسی کے تسلسل میں جماعت اسلامی ہند کی اعانت اور فکر اسلامی کے بہترین عالم جناب صدر الدین اصلاحی کی سرپرستی میں قائم اور سرگرم عمل ہے۔ یہ علمی ادارہ نہ صرف برعظیم بلکہ دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں میں نمایاں مقام کا حامل ہے۔ اس ادارے کی صورت گری، قیادت، تنظیم اور تحقیقی سرگرمیوں کے قافلہ سالار جناب سید جلال الدین عمری ہیں، جنھوں نے سہ ماہی ''تحقیقات اسلامی'' کی صورت میں تحقیق و جستجو کے بہت سے امکانات کو بیدار بھی کیا ہے، اور ان کی قلمی تشکیل بھی کی ہے۔ یہ جریدہ عوامی نہیں علمی ہے۔ اس کا اسلوب تجزیاتی و تحقیقی ہے۔

سہ ماہی ''تحقیقات اسلامی'' میں پیش کردہ تحریریں ایک جانب مقلدانہ طرز فکر کی نفی کرتی ہیں۔ تو دوسری طرف یہ تحریریں اسلامی روایت سے بھی پختگی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مجلے میں عموماً ایسے موضوعات کو زیر تحقیق لایا جاتا ہے جن پر بالعموم روایتی مذہبی ادارے اور پرچے سوچنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے کہ بھارت میں کافر تہذیب کے غلبے کے زیر اثر کئی قابل ذکر